© rasailojaraid.com

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم

شاہ بلیغ الدین رحمتہ اللہ علیہ

فرمایا کہ اُحد کا پہاڑ سونے کا بن جائے اور کوئی یہ پورا سونے کا پہاڑ اللہ کی راہ میں بانٹ دے اور میرا صحابی ایک مُد، سمجھو کہ ایک مٹھی اللہ کی راہ میں دے تو جو ثواب میرے صحابی کو ہوگا اس کا آدھا ثواب بھی اسے نہ ملے گا جو سونے کا پہاڑ لُٹا دے گا یہ روایت حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے بخاری اور مسلم دونوں میں یہ موجود ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کی کیفیت اُمت میں یہ ہے کہ جیسے کھانے میں نمک اگر نمک نہیں تو کھانا بیکار ہے!

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت امام نسائی کے پاس ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تعظیم کرو میرے صحابہ کی اس واسطے کہ وہ تم میں سب سے بہتر ہیں ان کے وہ بہتر ہیں جو ان کے نزدیک ہیں یعنی تابعین۔ صحابہ وہ جنھوں نے ایمان کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کی باتیں سنیں۔ تابعین وہ مسلمان جنھوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا اور ان کی باتیں سنیں۔ جیسے حسن بصری، امام ابوحنیفہ سیدنا جعفر الصادق! ارشاد نبوی ہوا کہ بعد ان کے وہ لوگ ہیں جو ان کے نزدیک رہے یعنی تبع تابعین! یہ یعنی تابعین کو دیکھنے والے مسلمان ہیں۔

سیدہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے دن سے قیامت تک جتنے لوگ پیدا ہوں گے ان میں سب سے بہتر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ جنھوں نے مکے میں وفات پائی، استیعاب کی رو سے آخری صحابی تھے جو فوت ہوئے۔ ان کی وفات ۱۰۰ھ یا ۱۰۲ھ میں ہوئی۔ بصرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ اب دیہات کے چند بدو ایسے باقی رہ گئے ہیں جنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اب ایسا کوئی شخص باقی نہیں رہا جس نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہو۔ یہ بات ۹۳ھ کی ہے یا اس سے ایک سال آگے پیچھے کی ہوگی جب حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا۔ مؤرخین اور محدثین کے عام رجحان کے مطابق شاہ اسماعیل شہید نے لکھا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا زمانہ ۱۱۰ھ تک رہا۔ تابعین کا ۱۷۰ھ تک اور تبع تابعین کا زمانہ ۲۶۰ھ تک رہا۔ یہی تین بہتر زمانے قرار دیے گئے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مفضل رضی اللہ عنہ کی روایت جامع ترمذی میں ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”ڈرو اللہ سے خبردار ہو جاؤ اور ڈرو اللہ سے متنبہ ہو جاؤ اور ڈرو اللہ سے میرے صحابہ کے بارے میں ہرگز ہرگز میرے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بعد ان کو تنقید کا نشانہ نہ بنانا۔ جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، جس نے ان سے بغض رکھا، اس نے مجھ سے بغض رکھا، جس نے انھیں تکلیف دی اس نے مجھے ایذا پہنچائی، جس نے مجھے ایذا پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ سے دشمنی کی۔ بہت جلد اللہ تعالیٰ اسے جکڑ لے گا"۔

مشکوٰۃ میں جامع ترمذی کے حوالے سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہیں تو کہو کہ ان برا کہنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو!

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اختلاف امت کے حق میں رحمت تھا، بعد کے لوگوں کا آپس کا اختلاف گمراہی ہے۔ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے مجھے بتایا کہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم آسمان کے تاروں کی طرح روشن ہیں۔ ان میں سے جس کا ہاتھ تھام لیا جائے وہ صراطِ مستقیم کی طرف لے جائے گا کیونکہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عادل تھے جس طرح سفینۂ نوح نجات کا موجب تھا اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انسانیت کے نجات دہندہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت ہیں یعنی آپ کے گھر والے آپ کے پکے اور سچے پیروکار!

قرآن نے کہا صحابہ رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کے دوست اور آپس میں رفیق شفیق تھے، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی تھے، اسی لیے اصحابِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رضی اللہ عنہم کہا جاتا ہے، قرآن کے اس لقب سے بہتر ان کے لیے کوئی اور لقب نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی خوشنودی کا اظہار فرما کر زمین میں ان کو خلافت عطا فرمائی۔ ان کے نام روشن کیے، اسی لیے جب تک صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم مسلمانوں کے امیر رہے ان کے دور کو خلافتِ راشدہ کہا جاتا ہے۔ خلفائے راشدین چھے تھے۔ سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی، سیدنا حسن، سیدنا معاویہ، سیدنا رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ خلافتِ راشدہ میں اسلامی مملکت سوسِ اقصیٰ، پاکستان، سمرقند و بخارا تک پھیلی اور جہاں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے قدم گئے سمندر پر زمین پر فتح و کامرانی نے ان کے قدم چومے، وہ علم و حکمت کے امین اور تہذیب و تمدن کے نقیب تھے۔ چشمِ فلک نے ان سے اچھے انسان کبھی نہیں دیکھے۔ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہ ہوتے تو نہ ہم قرآن و سنت سے واقف ہوتے نہ ہمیں وضو کرنا آتا نہ نماز پڑھنا۔ اس لیے ان کا احسان کبھی نہیں بھلایا جا سکتا۔ دین کو مٹانے کے لیے سبائی فتنہ گروں نے جب کوفہ، بصرہ، مصر اور ایران میں اپنے چودہ خفیہ اڈے قائم کیے تو جھوٹ کی ان فیکٹریوں سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بدنام کرنے کی مہم شروع ہوئی، ورنہ کبھی کسی مسلمان نے ان کی عظمت اور جلالت سے انکار نہیں کیا۔ کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت تو ایمان کا جزو ہے۔

(مطبوعہ: طوبیٰ)

☆......☆......☆

© rasailojaraid.com